سوال

(900) اولیاء اللہ کا ظاہری آنکھوں سے سے اللہ کا دیدار؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اولیاء اللہ ظاہری آنکھوں سے بیداری کی حالت میں بغیر کسی تاویل کے خدا تعالیٰ کو دنیا میں دیکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت مرقومہ میں نہیں دیکھ سکتے اور اس پر تمام اہل سنت کا اجماع ہے اور اس کا دعویٰ کرنے والا جھوٹا ہے چنانچہ ''منح الازہر'' میں اس مسئلہ پر پوری بحث کی گئی ہے، لکھتے ہیں: میرے پاس (مندرجہ بالا مضمون کا) ایک سوال آیا، میں نے اپنی صوابدید کے مطابق اس کا جواب لکھا ہے اور اسی پر اہل سنت والجماعت کے تمام ائمہ کا اجماع ہے کہ عقلی طور پر دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رؤیت ظاہری آنکھوں سے جائز ہے اور آخرت میں نقلاً و سمعاً ثابت ہے اور دنیا میں رؤیت ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق اختلاف ہے، اکثریت کا خیال ہے کہ جائز ہے دوسرے اس کا انکار کرتے ہیں لیکن جو اس کے جواز کے قائل ہیں وہ صرف اس وجہ سے قائل ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے خدا تعالیٰ کو معراج کی رات دیکھا ہے اور دوسرے کسی کے لیے اس کو ثابت نہیں کرتے اور آنحضرت ﷺ کے دیکھنے کے متعلق بھی تو سلف میں اختلاف تھا، صحیح یہی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خدا تعالیٰ کو اپنے دل سے دیکھا ہے، آنکھ سے نہیں دیکھا، چنانچہ شرح عقائد میں اس کی تصریح ہے۔

اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا ہے تو یہ جائز ہے، کیونکہ وہ ظاہری انکھ سے دیکھتا نہیں ہے بلکہ تصورات مثالیہ اور تمثیلات خیالیہ کا دیکھنا ہے اور اگر کوئی یہ کہے کہ میں نے خدا تعالیٰ کی صفات کے مظاہر دیکھے ہیں تو یہ ٹھیک ہے، اور اگر کوئی یہ کہے کہ میں نے بذاتہ خدا تعالیٰ کو دیکھا ہے تو پرلے درجہ کا بے دین اور گمراہ ہے اس کو تعزیر لگانی چاہیے اور شہر میں پھرانا چاہیے۔

صاحب ''تعرف'' کا قول ہے۔ یہ کتاب تصوف کے مضمون میں بے مثال ہے کہ مشائخ طریقت کا اس پر اجماع ہے کہ دنیا میں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا، رؤیت خداوندی کا محل آخرت ہے۔ دنیا نہیں ہے اور اگر کوئی ایسا دعویٰ کرے تو وہ زندیق، ملحد، شریعت کا منکر اور سنت کا مخالف ہے۔ جب موسیٰ علیہ السلام کو یہ جواب ملتی ہے کہ تو مجھے کبھی نہیں دیکھ سکتا تو اور کون ہے جو رؤیت کا دعویٰ کر سکے۔ ملا علی قاری کی ''منح الازہر شرح فقہ اکبر'' میں یہ تمام تفصیل موجود ہے۔

پھر یہ بھی غور طلب ہے کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا: وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرہ تو رؤیت کو قیامت کے دن پر معلق کیا۔ اگر دنیا میں بھی رؤیت ہو سکتی تو قیامت کے دن کی قید بالکل بے معنی تھی اور آنحضرت ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ ''تم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھو گے'' اگر دنیا میں بھی دیدار خداوندی ممکن ہوتا تو قیامت کے دن کی قید لگانے کی کیا ضرورت تھی، اسی طرح فرما دیتے کہ تم جس طرح دنیا میں خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو، آخرت میں بھی دیکھو گے۔

امام نووی کا قول ہے کہ تمام اہلسنت کا عقیدہ یہی ہے کہ رؤیت خداوندی دنیا میں نہیں ہو سکتی، آخرت میں ہوگی اور اس میں متکلمین کے سلف اور خلف بھی متفق ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02